رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۴۱

کتابیں جو عقلمند لوگوں کیلئے فائیدہ مند ہیں

بائبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب مصنّف نے قرآن کی تعلیمات کو بائبل کیساتھ ملا کے اسبات کو ثابت کیا کہ توریت زبور اور انجیل شریف کلام اللہ ہی۔ اس کتاب کی خوبی اس بات سے ظاہر ہی کہ مصنّف ہمدردی اور محبّت کی روح دکھلاتا ہی۔ اہلِ اسلام کی دلشکنی نہیں کرتا۔ یہہ کتاب متلاشیوں کے واسطے بہت مفید ہوگی۔ اس کتاب میں ۱۹۲ صفحے ہیں قیمت دس آنے ۱۰/ +

ہند میں قومیّت

یہہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قومیّت کیا ہی اور کہ ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہی اور کہ قومی آزادگی کن کن شرائط پر منحصر ہی۔ صفحے کتاب ۲۸۔ قیمت ۱/ +

انجیلِ برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲/ +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ علاوہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت لہر اُردو ۸/ اور ۱۲/ + یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴/ ۸/ و ۱۲/ رومن ۸/- اگر لوگ اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر میں رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا بیشتر ہے

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف میں۔ ابھی منگوائیے +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



فہرست مضامین

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۳ - اکتوبر ۱۹۱۱ء

اخبار کی بہار

ہمارے ملک کے مویشیوں کی حالت اچھی ہے لیکن ۱۹ ضلعوں سے رپورٹ آئی ہے کہ کسی قدر بیماری جانوروں میں موجود ہے۔ چارہ اور بھوسہ کافی ہے۔ اناج کی گرانی اب نہیں ہے۔ ۵ ضلعوں میں ارزانی ہے۔ بعض ضلعوں میں ارزانی ہے بعض ضلعوں میں اناج کی قیمت گزرے ہفتے کے مطابق ہے۔

روس کے وزیر اعظم آخرکار جاں بحق تسلیم ہو گئے۔ اُن کی مانند ہوشیار اور دوراندیش ملنا مشکل ہے اور اندیشہ ہے کہ روس کی سلطنت میں گڑبڑی پڑے۔

فارس کے شاہ اور فارس کی گورنمنٹ میں لڑائی چل رہی ہے۔ اور بہت خونریزی بھی ہو چکی ہے۔ شاہ کے لئے امید کم پائی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اُنہوں نے ملک میں داخل ہونے کی وجہ سے اپنی پنشن کھو دی ہے اب ان کو یہ اُمید ہے۔ کہ شاید لڑائی کے آخر میں کچھ کامیابی ہووے۔ ورنہ وہ بالکل فقیر ہو گیا ہے۔

کوہ اٹنا سے اب اس قدر راکھ نکل رہی ہے کہ کتانیہ کی شکل بدل گئی ہے۔ اور لاوا کی اب چار ندیاں بہ رہی ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب اُسکی تیزی جلد تمام ہو جاویگی۔

پنجاب اور راجپوتانہ میں جب کال کا اندیشہ ہوا تھا۔ تب بہت سے زمینداروں نے اپنے مویشی بیچ ڈالے تھے۔ لیکن اب بارش اچھی ہو گئی ہے۔ اور چارے کی افراط ہے۔ پس یہ لوگ اپنے جانوروں کے واپس خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب ان کے مالک دونی قیمت مانگتے ہیں۔

کشمیر کی آبادی ساڑھے ۳۱ لاکھ سے زیادہ ہے۔ لیکن وہاں عیسائی صرف ایک ہزار ہیں۔ تاہم یہ تعداد گزری مردم شماری کی تعداد سے دوگنی ہے۔

چین میں بارش کی زیادتی اور طوفان وغیرہ کے سبب سے فصل خراب ہے اور کال شروع ہے۔ اُمید ہے کہ جاپان اور برہما سے اناج بھیجا جاویگا۔

مصر کی گورنمنٹ نے اشتہار دیا ہے کہ مکہ میں ہیضہ وشدید پھیل رہا ہے پس حاجی لوگوں کو چاہئے کہ اس مرتبہ اپنا آنا ملتوی کر دیں۔

نیویارک میں ایک موٹر کار کسی روڈ میں ایک موڑ بانہ کی طرف مڑ گیا اور لوگوں کے اوپر دوڑ گیا۔ جس سے ۱۰ آدمی زخمی ہوئے اور ۹ مر گئے۔

ریاست حیدرآباد میں اب ۵۴ ہزار سے زیادہ عیسائی ہیں گزری مردم شماری میں ۲۳ ہزار تھے۔ کل آبادی اس ریاست کی ۱۳۳۴۷۷۶ ہے۔

قسطنطنیہ سے خبریں آتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کا ارادہ ٹری پولی پر چڑھائی کرنے کا ہے۔

امریکہ کے ایک امیر صاحب نے انگلستان میں ایک محل بنام ٹیٹرشل کیسل خریدا ہے۔ اور اُن کا ارادہ ہے کہ اس کو بیچا کر امریکہ میں کھڑا کروائیں۔

روس کے وزیر اعظم مسٹر سٹالی پن کے مارنے والے کو سزائے پھانسی ہوگی

ترکستان اور اٹلی کے درمیان زیادہ جھگڑا پڑ رہا جاتا ہے۔ اور دونوں قومیں جنگ کی تیاری کر رہی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلا جنگ کے ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو سکیگا۔

پنجاب سے امسال ۱۲۸ نوجوان انگلستان گئے ہیں ان میں سے ۵۵ بیرسٹری کے امتحان کے لئے اور انجینئرنگ کے لئے۔ ۲۰ ڈاکٹری کے لئے ۱۲ تیاری کرینگے۔

یورپ میں جنگ شروع ہے۔ اٹلی اور ترکستان بھڑ گئے ہیں۔ خدا خیر کرے۔ اب تک امید ہے کہ باقی قومیں کوشش کرینگی کہ اور کوئی درمیان میں شامل نہ ہو جاوے اور ان میں دونوں کا آپس میں فیصلہ ہووے۔ لیکن ایسے معاملہ میں آئندہ کی نسبت کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا ہے۔

روس کے نئے وزیر اعظم ایم کوکٹ ثیف مقرر ہوئے ہیں۔ ۱۵ ستمبر کو ایم سٹولی پن سابق وزیر کے قاتل کو پھانسی دی گئی ہے۔

تار کی بہار

۳ اکتوبر کو ووکسن صاحب ہوائی جہاز پر سے ۱۰۰ فٹ کی بلندی پر سے گر کر ہلاک ہوئے۔

مہمند ابور کے نئے جنگل کے رستہ کو درست کیا جارہا ہے جو بڑا گنجان اور گھنا جنگل ہے۔ فوج آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ابھی تک کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی ہے۔ پر ابوروں کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے ہیں۔

۴ اکتوبر بمقام بلیک پر ابور لوگ اپنا خاص مقام بنا رہے ہیں۔ جہاں غالباً وہ اپنا اڈا جمانا چاہتے ہیں۔ ان کے جنگی آدمی وہاں جمع ہو رہے ہیں۔

۵ اکتوبر ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مخبر ہے کہ ٹرکی ضرور جنگ کریگا۔ اور زبردست مقابلہ کریگا۔

سول ملٹری گزٹ ناقل ہے کہ کلکتہ میں یورپین صاحبان کے بنگلوں میں چوریوں کی وارداتیں کثرت سے ہونے لگی تھیں۔ مسٹر فنی ڈپٹی کمشنر پولیس نے بڑی کوشش سے ۹ کس چوروں کو شبہ میں گرفتار کیا ہے۔

یہ خبر ہے کہ کلکتہ کے لارڈ بشپ صاحب نہیں بلکہ پنجاب کے بشپ صاحب دہلی دربار کی رسومات کو انجام دینگے۔

گزٹ سرکاری میں اعلان ہوا ہے کہ شاہ معظم کی طرف سے ولایت میں بادشاہ کی غیر حاضری کے وقت ارل آف ورہم لارڈ ہائی سٹیورڈ مقرر ہوئے ہیں۔

پنسلوینیا میں ایک بند کے ٹوٹنے سے ۲۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

ہائی کورٹ کلکتہ میں ۸۰۰۰ دیوانی مقدمات فالتو پڑے ہیں۔ فوجداری کے علاوہ تعداد عظیم ہیں۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

دنیا میں گزشتہ ۲۵ سال کے عرصہ میں دس ہزار یہودی مسیحی ہوئے تھے۔ اور ان میں سے اکثر ریفارمڈ کلیسیاؤں سے متعلق ہیں۔

۱۹۱۰ء میں برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی نے ۶۰ لاکھ پاک نوشتے شائع کئے اور سال رواں میں ۶۹۹۰۰۰ شائع ہوئے ہیں۔

۱۹۱۳ء ماہ مارچ کی ۱۹ تاریخ کو خاص طور سے ڈاکٹر ڈیوڈ لوِنگسٹون صاحب کی صد سالہ یادگار منائی جائیگی جو ملک افریقہ کے مشہور مشنری تھے۔

جمیکہ میں زلزلے اکثر آتے ہیں۔ تین دفعہ وہاں کا بڑا گرجا ان سے گر چکا ہے اور اب وہاں کے عیسائی لکڑی کے بنے ہوئے گرجہ میں عبادت کرتے ہیں۔ پر وہ اس کوشش میں ہیں کہ چندہ جمع کر کے ایک عمدہ گرجہ بنوائیں۔

نہایت افسوس سے یہ خبر پنجاب کے مسیحیوں میں سنی جاویگی کہ پروفیسر چارلس گولکناتھ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ جو مشہور بزرگ پادری گولکناتھ ساکن جالندھر کے صاحبزادے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان کے پسماندگان کو تسلی بخشے۔

پادری آئی ڈبلیو چوہدری ایم۔ اے ساکن امرور نے سیرامپور کالج بی۔ ڈی کا فرسٹ پارٹ کا امتحان برنچ ۱ (پرانا عہدنامہ) اور برنچ پانچ (تواریخ دین عیسوی) پاس کر لیا ہے۔

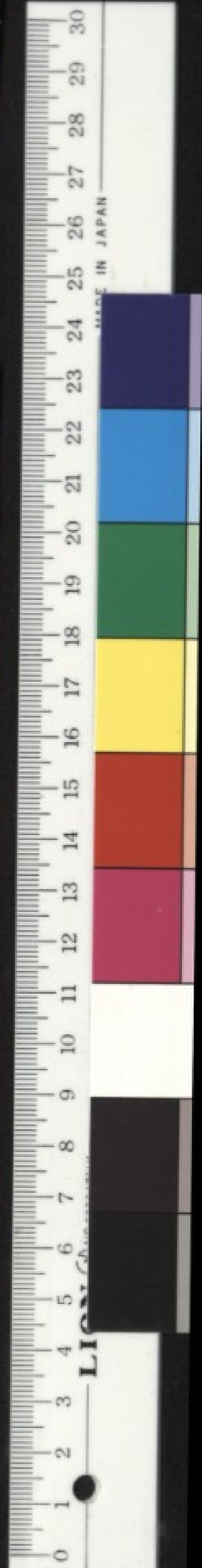
ایک جنگی جہاز کی خوفناک تباہی کی خبر موصول ہوئی ہے جس میں علاوہ بہت سی جانوں کے نقصان کے ۲ ہم افسر بھی غرق ہو گئے۔

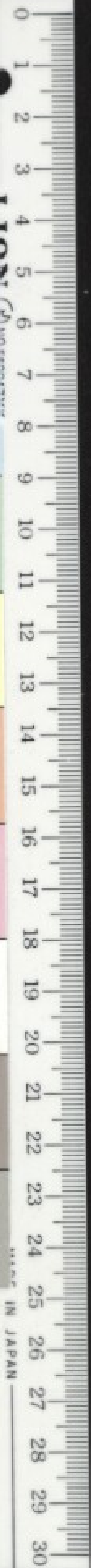
ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۲

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کا لب لباب ہی یہ ہے کہ عاصی گنہگار جب تک کہ از سر نو دل کی پاکیزگی اور صفائی حاصل نہ کرے وہ ہرگز ہرگز آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا اور خدا کے پاس پہنچ نہیں سکتا اور وہ نئی پیدائش کہلاتی ہے جسکے بغیر انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اور مطلب یہ ہے کہ یہ حالت اس وقت ہو سکتی ہے کہ جب انسان کے دل میں ایثار نفسی کی خصلت پیدا ہو جائے اور یہ کیونکر ہو سکتی ہے؟ یہ سوال حل طلب اور مشکل ہے کیونکہ کوئی اس کی نسبت کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے پر حقیقت تک کوئی نہیں پہنچتا۔ اکثر تو ظاہری اور باہری باتوں کے پیچ پیچ ہی کو حقیقت تصور کر کے اصلیت سے بالکل بے بہرہ رہتے ہیں۔ یہ راز بڑی خوبی کے ساتھ ہمارے خداوند نجات دہندہ رہنما یسوع المسیح نے منکشف کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف ایثار نفسی کی تعلیم ہی دینے والا تھا بلکہ وہ خود ایک بڑا اعلےٰ اور افضل قسم کا عامل تھا کہ جس نے دنیا کو اس کی نسبت ایک کامل نمونہ اور نقشہ کھینچ کر تقلید کرنے کے لئے کچھ دیا جس کا مفصل ذکر انجیل مقدس میں مسطور اور مرقوم ہے اور ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ تمام دنیا میں ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا اس معاملہ میں نظر نہیں ٹھہر سکتا اور یہ نہ صرف ہمارا زبانی دعوےٰ ہے بلکہ عنقریب دوست و دشمن سب اس اقرار کرتے ہیں۔ اب ہم بطور اختصار کے اس کا ذکر کرینگے۔ تاکہ ناظرین نور افشاں اس سے واقف ہو جاویں۔





ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر حکومت اور سایہ عاطفت میں جو ترقی ملک ہند کو نصیب ہوئی ہے۔ اس کی نظیر ہند کی گذشتہ تواریخ کے اوراق میں پائی نہیں جاتی خاصکر مذہبی میدان تو اس قدر وسیع ہو گیا ہے کہ جس کی مثال کسی دیگر فرمانرواؤں کے عہد حکومت میں بھی پائی نہیں جاتی۔ ہماری عادل گورنمنٹ کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب کے پیرؤں کے خیال بلند اور وسیع ہوتے جاتے ہیں ہم جو مسیحی ہیں تہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ عالیہ کے مشکور و ممنون ہیں کیونکہ اگر آج ہند کی سرزمین پر انگریزی راج کا سایہ نہ ہوتا تو مسیحیوں کی خونریزیاں اور وہ جگر خراش حالات جن سے قدیم تواریخ کے اوراق خونی نظر آتے ہیں آج وہ چند زیادہ ہوتے اب بھی ہند میں بعض دیسی ریاستیں موجود ہیں۔ جہاں مسیحیوں کے حقوق حیز دبائے جاتے یا جہاں پر اُن کا موجود ہونا قابل نفرت سمجھا جاتا ہے۔ بعض ریاستوں میں ابھی تک مسیحیوں کو کھلم کھلا منادی کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ تاہم خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے کلام کے بیج کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ ریاست ٹیریڈم میں جہاں علانیہ منادی کرنا ممنوع ہے۔ وہاں پر بھی مسیحیوں کا شمار روبہ ترقی ہی ہے۔ ایک ریاست میں قانون ہے کہ جب کوئی شخص مسیحی ہو جاوے تو اُس کی جائیداد ضبط کر لی جاوے تو بھی وہاں پر لوگ مسیحی ہوتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہمارا خداوند ایک دن ان دشواریوں کو بھی اپنے بندوں سے دور کر دیگا۔ اور انہی ریاستوں میں اس کے نام کا جلال ظاہر کیا جائیگا۔

رسالہ ست اپدیش مطبوعہ ۲۵ اگست ۱۹۱۱ء کے پرچے میں "ہندو پن مذہب نہیں" کے عنوان سے ایک چھوٹا سا نوٹ درج ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ اگر کوئی ہندو مسلمان یا عیسائی ہو جاوے تو تبدیل عقیدہ سے وہ کچھ ہو مگر ذاتی ہندو رہتا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں میں بھی اختلاف عقیدت ہے۔ تاہم سب ہندو کہلاتے ہیں۔ نئے زمانے کے نئے خیال ہی ہوا کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں کمی بیشی کے خیال نے ضرور جوش دکھا دیا۔ تب ہی یہ نکتہ اڈیٹر ست اپدیش کو سوجھا۔ مگر یہ علاج تو محال ہے۔ جو شخص ہندو مسلمان ہو جائیگا۔ لازم ہے کہ وہ ازروئے عقیدت مسلمان یا محمدی ہی کہلائے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو تفاوت کہاں۔ یہی حال ہندو کے مسیحی ہو جانے پر عائد ہے۔ ہندو ملک ہند کی کسی نام قوم کا نام نہیں ہے۔ اگر اڈیٹر صاحب لفظ آریہ کہتے تو کسی قدر درست ہوتا۔ کیونکہ ہند کی قوم آریہ ہی کہلاتی تھی گو اختلاف عقیدت نے اس نام کو گم نام کر دیا۔ تاہم آریہ مذہب نہیں۔ جیسے یورپ کا ایک باشندہ ہندو خیال کے ہو جانے پر بھی یورپین کہلاتا ہے لیکن ہندو کا لفظ درست نہیں اڈیٹر صاحب کو اپنے خیال کی اصلاح کرنی واجب ہے۔ تب انہیں یہ کمزوری معلوم ہو جائیں کہ ہندو پن کوئی مذہب ہو یا قوم کا نام ہے ہمارے خیال میں تو ہندو پن نہ کوئی مذہب ہے اور نہ ہی کسی قوم کا نام ہے یہ لفظ طنزاً کسی مخالف کا دیا ہوا معلوم ہوتا ہے جسکی تحقیق کرنا ہندوؤں کا فرض عین ہے۔

راجپوت گزٹ مطبوعہ ۴ ستمبر ۱۹۱۱ء کے پرچے میں جو چند سطور کہ جن میں مابین ہندوؤں اور مسیحیوں کے ہوا بیان کی گئی ہے۔ وہ سراسر لغو معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ راجپوت گزٹ کے اڈیٹر مسیحیوں کی طرف سے جو زیادتی کا لفظ زیادہ لکھا ہے وہ کسی معنوں میں درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ بات قابل تسلیم نہیں کہ مسیحیوں نے ریاست کوچین کے دیوان صاحب سے یہ کہا ہو کہ برہمن اور ہندو ہم کو برا جان کر ذلیل کرتے ہیں۔ مگر یہ کہا بھی ہوگا تو ضرور اس کا آغاز ہندوؤں ہی سے شروع ہوگا۔ ورنہ بلا علت کسی مقدمے کا آغاز ایک ضمون پیدا ہوتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ تعصب نے کیوں ہمارے ملک کے ہوشیار لوگوں کی آنکھوں کو ایسا اندھا کر رکھا ہے کہ وہ اصلی صورت کو دیکھ نہیں سکتے۔ اخبار مذکور کی گواہی مستند نہیں ہے۔

جس بات سے اڈیٹر صاحب نے اوّلاً انکار کر دیا تھا اور اُس کا سارا بوجھ مسیحیوں کی گردن پر ڈالدیا تھا۔ آگے چلکر خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ یہ کام اونے قوم کے ہندوؤں کی طرف سے ہی ہم اڈیٹر صاحب کے اس فقرے پر صاد کرتے ہیں۔ سچائی کی اچھی تدبیر جو بھی نیک کام کرنے والے اعلےٰ ہندوؤں میں سے ہوں۔ اور رذیل کام کرنے والے ادنےٰ ہندوؤں میں سے۔ ایسی منطق کے سو سو بار قربان جایئے اڈیٹر صاحب ہم مسیحی لوگ تو کبھی بھی اس قسم کی شکایت نہیں کرتے کہ فلاں قوم ہم کو رذیل جانتی ہے۔ کیونکہ خود ہمارے منجی خداوند مسیح نے فرمایا کہ "میرے نام کے سبب ہی سے لوگ تم سے عداوت کرینگے"۔ اور جہاں عداوت ہے وہاں نفرت ضرور ہے۔ بس ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادتی مسیحیوں کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ یہ ہندو سپرٹ کا کام تھا جس نے غریب مسیحیوں پر اس قدر زیادتی کی کہ اُن کے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور اُن کی مقدس چیزوں کو ذلیل کیا۔ امید ہے کہ جیدار عزر ریاست کوچین اس کا انسداد کرے گی تاکہ آئندہ ہندوؤں کی اس قسم کی سپرٹ ان کے اندر ہی اندر جذب ہو جاوے۔

ریویو۔ دعا کے ذریعہ بیمار رنگے اچھے ہونیکی چوتھی کتاب

اس نام کی ایک کتاب مسٹر وارث الدین سائن کلارک آباد کی تصنیف ہے جو کچھ عرصے سے دعا کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس کتاب میں وہ بتلاتے ہیں کہ انکے اس کام میں بڑی ترقی ہوئی ہے اور جن جن اشخاص کے لئے انہوں نے دعائیں مانگی ہیں وہ شفا پا گئے ہیں جس طرح پہلی دو کتابوں میں صاحب موصوف نے اپنی ڈائری کی آئس شائع کی تھی اسی طرح سے اس کتاب میں بھی ۱۹۱۱ء کی ڈائری نقل کی ہے۔ اور ساتھ ہی کئی ایک اور باتوں کا بھی دلچسپ

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول ۔ کسی کا خیال نہیں بلکہ مسلمانوں کا جو حوصلہ بڑہتا جاتا تھا کہ وہ ہر ایک پر چڑھائی کر کے جنگ و جدل کرتے تھے ۔ اُن کا روکنا ضروری سمجھا تھا ۔ ہاں اس کا خاص سبب تو خود اڈیٹر صاحب بتلاتے ہیں جو صاف مضمون میں بدلہ لینا تھا ۔ یہی بات تو اسلام کو اتنے جنگوں کے لئے تیار کرتی رہی اور بدلہ لینے کی روح تو مسلمانوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی تو پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ دفاعی جنگ کیوں نام رکھا جاتا ہے ۔ اس سے بہتر نام تو بدلہ لینے والے جنگ نام نہایت موزوں ہوتا ۔

قولہ ۔ جائے تعجب ہے کہ عیسائی تو مسلمانوں کی بیعزتی کریں ان کے سفیروں کو لوٹیں ۔ اُن کے ایلچیوں کو قتل کریں اور پھر ان کی جماعتوں کی جماعتیں کمال بے رحمی سے شہید کریں ۔ لیکن جب مسلمان مجبور ہو کر ان ظالموں سے بدلہ لینا چاہیں اور وہ بھی اس خیال سے کہ آئندہ ایسے ظلم و ستم کی روک تھام ہو جاوے تو ان کی عزت میں فرق آئے اور وہ مسلمانوں کے اس فعل کو گستاخی پر محمول کر کے مجرم خود اُن کو سزا دینے پر آمادہ ہو جائیں ۔

اقول ۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ پہلے ایسے جنگوں کے شروع کرنے کا موجد کون ہوا؟ اور کس کی طرف سے زیادتی ہوئی؟ جس نے شروع میں لڑائیوں کو شروع کیا اور بنا فساد ڈالی وہ ذمہ وار گردانے جانے کے لائق ہے ۔ چنانچہ اُن ہی تواریخوں کو خوب غور سے ملاحظہ کرو تو معلوم ہو جائیگا کہ ایسی باتوں کا شروع مسلمانوں کی طرف سے ہوا ۔ اور جتنے بھی جنگ ہوئے وہ اُن کی طرف سے ہوئے تو جب یہ حال ہے تو عیسائیوں کا از خود حق نہیں ٹھہرتا کہ اپنی حفاظت کریں؟ کیا اُن پر حرف آسکتا ہے؟ چھپایا گیا اور پر الزام لگایا جاتا ہے ۔ اڈیٹر صاحب کو ضرور تھا کہ ایسے واقعات کی ایک فہرست بنا کر دکھلاتا کہ فلاں فلاں لڑائی پر عیسائیوں نے ایسا یا ویسا کیا ۔ مسلمانوں کی مذہبی لڑائیوں سے جتنا نقصان عیسائیوں کو پہونچا وہ شاید ہی کسی قوم کو پہونچا ہوگا ۔ پر اڈیٹر صاحب اُلٹا مسلمانوں کو عیسائیوں کا مظلوم بتاتے ہیں!! یہ بھی خوب ہے ۔ روک تھام کرنے کی بھی اڈیٹر صاحب نے خوب کہی ۔ یہ ہی تو ایک بچاؤ کی صورت بیان کی جاتی ہے ۔ پر عقلمند جانتے ہیں ۔ کہ اس روک تھام میں ہی تمام جنگوں نے رنگ پکڑتے پکڑتے اسلام کی جڑوں کو مضبوط کر دیا اور سلطنت ہاتھ آگئی ۔

باقی آئندہ

ریاست جیند کے عیسائیوں نے کئی ایک پبلک میٹنگ کر کے ریزولیشن پاس کئے ہیں کہ ہندو لوگ بجرام تیوہار میں اکثر بے عزت کیا کرتے تھے اور ایسا کرتے تھے کہ جس سے مسیحی رنجیدہ اور شرمندہ ہوتے تھے ۔ اس پر ریاست کے دیوان نے ایک بڑا لمبا حکم جاری کیا ہے اور تعجب ظاہر کیا ہے کہ مسیحیوں کے سرگروہوں نے کبھی اس معاملہ کو افسروں کے روبرو پیش نہیں کیا تھا ۔ کیونکہ مذہبی آزادگی اس ریاست میں سینکڑوں برس سے ہے ۔ اور اسبات کے لئے یہ ریاست مشہور ہے ۔ دیوان صاحب نے اس پر افسوس ظاہر کرنے کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو حکم دیا ہے کہ آئندہ کسی جلسے یا رسم کی اجازت نہ دیجاوے کہ جس میں کسی دوسرے مخالف فرقہ کی مخالفت ظاہر ہو ۔

اقتباس

بخیل خالی کا خالی رہتا ہے

مثل گدھے کے جو اپنے مالک کے لئے کھانے اور پینے کی چیزیں اُٹھا کر لے جاتا ہے اور اس کے لئے اچھے اچھے کپڑوں کا بوجھ بھی گاہ بگاہ اپنی پیٹھ پر لے جاتا ہے ۔ مگر خود ان عمدہ چیزوں سے کسی کو اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا ۔ ٹھیک اسی طرح سے ایک بخیل اگرچہ دولت بٹورتا ہے مگر وہ اس کو اپنے استعمال میں نہیں لاتا ۔ بلکہ گدھے کی طرح تمام چیزوں سے محروم رہتا ہے نہ وہ اچھا کھاتا ہے اور نہ اچھا پہنتا ہے ۔ بلکہ اپنی بخیلی میں لگا رہتا ہے ۔

کاؤڑے

خطرے کی بابت مختلف ملکوں کی کہاوتیں

۱ ۔ بیل سے ڈر کر میں دریا میں گر پڑا ۔ سپینش

۲ ۔ شہد کی مکھیوں سے پرہیز کرنا اور سیلا کو مارنا ۔ لیشن یعنے لاطینی

۳ ۔ سامنے نوکیلی چٹان اور پیچھے بھیڑئیے ۔ لیٹس یعنے لاطینی

۴ ۔ شیطان اور گہرے سمندر کے درمیان ہونا ۔ انگلش

۵ ۔ ہتھوڑے اور ایرن کے درمیان سونا ۔ فرنچ ۔

۶ ۔ گوتی میں پھنسنا ۔ پنجابی ۔

پیرس کے ایک اخبار نویس نے کل دنیا کا سفر ۲۹ روز میں طے کیا ۔



مراسلات

پادری کے۔بی۔سمتھ لائلپور کا جواب

گزشتہ اشاعت کے پرچہ نور افشاں میں جناب پادری بڑتال صاحب موضع رسول پور متعلقہ امریکن مشن نے خاکسار سے چند سوال دریافت فرمائے ہیں۔ جن کا جواب میں خود بڑے ادب اور انکساری اور مسیحی محبت کے ساتھ جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ان سے جناب ڈگ پادری صاحب اور ان کے ہمراہیوں کی بموجب اس شعر کو شاید کہ پلنگ خفتہ باشد تشفی اور تسکین ہو جاوے۔

(الف) میں جیزس چرچ آف انڈیا "Jesus Church of India" کے ساتھ تعلق رکھتا ہوں۔

یہ سوسائٹی ۱۹۰۹ء میں چند دیسی مسیحی بھائیوں کے اتفاق سے مقام لاہور میں قائم ہوئی اور رفتہ رفتہ پھیل گئی۔

اس کا تمام دار و مدار سلف سپورٹ (جس کا کتنی قوت علیحدہ بیاں کرونگا) نہ تو اس کا کوئی مشنری اور نہ ہی اس کا کوئی مناد یعنے مبشر انجیل جلیل کسی سے کچھ تنخواہ پاتے ہیں۔ اسی طرح خداوند نے بھی مقرر کیا ہے کہ انجیل کے سنانے والے انجیل کے وسیلے سے گزارہ کریں۔ ۱ قرنتی ۹: ۱۴

لیکن اپنے سنجات دہندہ کے پاک اور اٹل وعدوں کو ہاتھ میں لے کر اور اس پر پورا بھروسہ رکھکر خداوند یسوع مسیح جلیل نجات دہندہ کی بشارت دیتے ہیں یعنے اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے متی ۱۰: ۵، ۷۔ اور ان سے کہا کہ راہ کے لئے کچھ نہ لینا نہ چھڑی نہ جھولی نہ روٹی نہ روپیہ نہ دو دو کرتے۔ اور جس گھر میں داخل ہو وہیں رہنا اور وہیں سے روانہ ہونا۔ لوقا ۹: ۳:۴ اور یسوع نے پاس آکر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو اور انہیں تعلیم دو کہ ان سب باتوں کو مانیں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور دیکھو میں دنیا کے آخیر تک ہر روز تمہارے ساتھ رہونگا۔ متی ۲۸: ۱۹، ۲۰۔ اس کے تمام احکام مقدس اور پاک کلام میں پائے جاتے ہیں۔ وہی ہم لوگوں کو سناتے ہیں ہمارے پاس نہ تو دوسرا خداوند مسیح ہے۔ اور نہ ہی دوسری انجیل غرضیکہ سارا کام اس سوسائٹی کا خداوند پر سچا بھروسہ اور سچا اعتماد اور پاک روح کی ہدایت ہے۔

(ب) اس سوسائٹی کا کام مختلف اضلاع اور مختلف گاؤں میں جاری ہے۔ یعنے اضلاع لاہور۔ امرتسر لائلپور۔ گوجرانوالہ۔ جھنگ۔ ملتان اور راولپنڈی میں جاری ہے۔

اس وقت اس سوسائٹی کے ممبروں کی تعداد ۱۵۰۰۱ ہے۔

دیسی مبشر انجیل جلیل بعوض مانند ورکرز Workers چالیس ہیں۔ جو مختلف جگہوں میں کام کرتے ہیں۔ دیگر تمام مسیحی سوسائٹیاں اس کو بخوبی جانتی ہیں۔

چنانچہ جناب پر بھی خوب روشن ہے کہ اس سوسائٹی کا کام آپ کے مقام رسول پور کے قرب و جوار میں جاری ہے۔ اور آپ سے پوشیدہ نہ تھا۔ کیوں جناب پادری صاحب یہ ٹھیک ہے کہ نہیں؟ اگر ٹھیک نہیں ہے تو جناب بڑی خوشی سے جب آپ کو فرصت ہو۔ اس سوسائٹی کے کام کا ملاحظہ فرمائیے اور سوسائٹی کے کام کی داد دیجئے۔

اب یہ پوشیدہ نہیں رہی ہے بلکہ سرکاری کاغذات میں شامل ہو چکی ہے آپ کیوں دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ اور کیوں مخالفت پر کمر باندھتے ہیں مسیحی خادمان دین کو واجب نہیں کہ اس کے خداوند کے کام میں مخل ہوں۔ مناسب تو یہ ہے کہ آپ بھی میری طرح کمر باندھیں اور یسوع مسیح کا جلال ظاہر کریں۔ اپنے خیالات کو نہ کہیں اور خداوند یسوع کے جلال کو ظاہر ہونے دیں۔ تاکہ اس کی بادشاہت پھیل جاوے۔ مفت پایا مفت دو۔ خداوند کے کلام کو ٹکوں سے فروخت نہ کرو۔ مبارک ہیں وے سب جنکا توکل اس پر ہے۔ زبور ۲: ۱۲ آخیر

میرا توکل خداوند پر ہے تم کیونکر میری جان کو کہتے ہو کہ چڑیا سی ہے۔ اپنے پہاڑ پر بھاگ جا زبور ۱۱: ۱ میں نے خداوند پر توکل کیا ہے۔ میں لغزش نہ کھاؤں گا زبور ۲۶: ۱

میرا توکل خداوند پر ہے میں ڈرنے کا نہیں۔ انسان میرا کیا کر سکتا ہے زبور ۵۶: ۱۱

توکل کرنا خداوند پر اس سے بہتر ہے کہ امیروں پر بھروسہ رکھیے زبور ۱۱۸: ۹

وے جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیہون کی مانند ہیں جو ٹلتا نہیں بلکہ ہمیشہ ثابت ہے زبور ۱۲۵: ۱

امیروں پر آدمی زادوں پر توکل نہ کرو کیونکہ اس میں نجات دینے کی طاقت نہیں زبور زبور ۱۴۶: ۳

مبارک ہے وہ جس کی کمک یعقوب کا خداوند ہے اور جس کا توکل خداوند اس کے خدا پر ہے زبور ۱۴۶: ۵

خداوند یہوواہ اسرائیل کا قدوس یوں فرماتا ہے کہ پھر آنے میں اور چپکے بیٹھنے میں تمہاری سلامتی ہے۔ خاموشی اور توکل میں تمہاری قوت ہے یسعیاہ ۳۰: ۱۵

نہ تو میرا اور نہ اس سوسائٹی کا منشا اور مطلب ہے کہ آپ کی طرح شہرت کے خواہاں ہوں۔ بلکہ وہ

چاہتی ہے کہ خداوند کا کام اور کلام رسولوں کے نقشِ قدم پر چلتا جاوے۔ اور کلیسیا۔ ان ہندوستان کی کلیسیا اپنے نجات دہندہ کے خون خریدی ہوئی نجات کی قدر اور منزلت کرے۔ اور تمام زنجیروں کو توڑ کر جو آجکل ہندوستان کی کلیسیا کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنے مختلف مشنوں کے جھگڑوں کی زنجیر۔ ایک خالص اور پاکیزہ دیسی دلہن ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کی بنے۔ جب تک میرے عزیز آپ میں مجھ میں اور میرے دوسرے مسیحی خادموں میں یہ روح کی بخشش نہ پائی جائے گی۔ یہ ہندوستان جنت نشان نہ بنیگا اور نہ ہی مسیح خداوند کی فتح کا جھنڈا اس میں لہراویگا۔ اور خداوند مسیح کی بادشاہت نہ پھیلیگی اور کہ ہماری بشارت ریاکاری اور ظاہری دینداری پر مبنی نہ ہووے۔ بلکہ حقیقی اور ہماری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں سے کہیں زیادہ ہووے۔ اور ایک دوسرے کی بہتری چاہنے والے ہوں۔ نہ کہ برائی

آپ تو مجھ کو اور تمام مسیحی خادمان دین کو پوری محبت کلیسیا کے بنانے کے لئے ہووے۔ بیشک ایک بڑی دیوار آپ کے اور ہمارے کاموں میں وابستہ ہے۔ یعنے ٹکڑوں والی بات جو ایک رکاوٹ کا باعث ہے اور تمام سچائی کو چھپا رہی ہے۔ تو ازراہ مہربانی سے اس پر غور کریں کہ کیا یہ سچ ہے کہ نہیں۔

جب تک ہم سب خدا ہی پر بھروسہ رکھکر کام کو شروع نہ کرینگے تب تک کبھی کامیابی نہ ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سوسائٹی کا کام جو ایک خالص دیسی ہے آپ جیسے بزرگوں کے سامنے ایک مذاق ہے۔

کیوں نہ ہووے یہ مغرب کی سمت سے تشریف آور نہیں ہوئی۔ اور اس میں ابھی تک کوئی مغربی مہربان کا ہاتھ نہیں ہے۔ بلکہ ایک دیسی جماعت ہے۔ یہ یاد کریں کہ جو خداوند کی طرف سے ہے وہ کبھی نہیں مٹ سکتا انسان کتنا ہی کیوں نہ زور لگاوے ہرگز ہرگز نہیں ٹلنے کا۔

کمزوری میں بویا جاتا ہے۔ زور آوری میں اُٹھتا ہے بزرگ گملیل صاحب کی صلاح پر چلیں اور کام کو ہونے دیں۔ آپ پر نتیجہ ظاہر ہو جاوے گا۔ ابھی اسکو صرف چار سال ہوئے ہیں۔ اور شرکا کی تعداد ۱۵۰۰ تک ہوگئی ہے

اعمال ۵: ۳۸، ۳۹

اخیر میں آپ سے معروض ہوں چونکہ مضمون کا پہلا حصہ طویل ہوتا جاتا ہے۔ لہذا اس کو یہاں ہی ختم کر کے عرض کرتا ہوں کہ آجکل سوسائٹی کا کام بہت زیادہ ہے اس لئے بندہ آپکے ہر ایک سوال کا جواب یکلخت نہیں دے سکتا۔ لیکن اُمید ہے کہ آپ کو وقتاً فوقتاً جسے ادب سے اور خلوص دلی سے مسیحی محبت سے خاص کر کے یا محبت سے انکساری سے بذریعہ اخبار گوہر بار نور افشاں دیا جاویگا تاکہ آپ کی تسلی ہووے۔ فقط سلام

باقی آئندہ

خاکسار پادری کے۔ بی۔ سمتھہ جنیرس چرچ آف انڈیا مقام الکہیر

جواب الجواب

بابو حاکم علی صاحب ساکن سانگلہ ہل نے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۹ پر ایک دریافت مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء کا جواب تحریر فرماتے ہیں افسوس ہے کہ انہوں نے جواب میں شک جو میں گیہوں ملا ملا کر بات کو ٹال دیا ہے۔ اصلی جواب سے پہلو تہی کر کے طرح دے دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ خود اس کو جانتے ہیں۔ واللہ عالم۔ میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی بابو حاکم علے کا نیاز حاصل ہوا ہے گورسولپور سے ۱۲ میل سانگلہ ہل بطرف شمال واقعہ ہے۔

پھر بابو صاحب لکھتے ہیں کہ پادری کے بی دستخط صاحب کو دیسی دیہاتی مسیحیوں نے اپنا پاسبان چن لیا ہے خوب ہے مگر سوال یہ ہے کہ کس بشپ یا پریسبٹری نے اُنکا آرڈین کیا ہو آپ نے اس سوال کا جواب تک بھی نہیں دیا اگر کسی نے انکا آرڈینیشن نہیں کیا تب اُنکو پادری لکھنا کیا معنے رکھتا ہے ویسے تو کئی لوگ مشنوں سے علیحدہ ہو کر اپنی ڈھائی چاول کی کھچڑی پکا بیٹھے ہیں جنکا سر ہے نہ پیر۔ پھر آپ نے سوالات کا بھی جواب نہیں دیا کہ سپورٹ کا کیا مطلب ہے اور سیلف سپورٹ کس کو کہتے ہیں۔ جب آپ سپورٹ کے اصول اور طریق سے بھی بخوبی واقف نہیں ہیں تو پھر آپ اسکو کیوں سیلف سپورٹ لائف لکھتے ہیں۔ پھر آپ نے جو بیلی صاحب اور جنرل بوتھ اور کرنل جنگپ کا نام لکھا ہے یہ بھی ٹھیک نہیں ہے وہ سیلف سپورٹ نہ تھے بلکہ مسیحی خدمت میں والنٹیر تھے۔ آج پتہ لگا ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جن کو سیلف سپورٹ کی حقیقی سمجھ نہیں جناب سیلف سپورٹ کے معنے یہ ہیں۔ کلیسیا کا اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا یعنی تمام دینی کاروبار اور خرچ واخراجات جو کلیسیا کے اپنے ہیں۔ کلیسیا اُن کی خود متحمل ہو۔ اول اپنے پاسبان کو اس کا گزارہ دیوے۔ اپنے گرجا اور عبادت گاہ اپنے خرچ سے تعمیر کرے۔ اپنی اولاد کو اپنے خرچ سے تعلیم دلاوے۔ بہت سکول اور باقی دینی کاروبار میں کسی اور مشن یا سوسائٹی کا منہ نہ تاکے اور اگر اس سے کچھ بڑھ کر کرنا چاہے۔ تو ہوم مشن اور فارن مشن کا کام کرے۔ کسی پادری یا مناد یا اُستاد کو سیلف سپورٹ کہنا میرے خیال میں سخت غلطی ہے۔ کیونکہ کام کرنے والا اپنی محنت کا حقدار ہے۔ اس نے تو کسی مشن یا سوسائٹی سے گزارہ مانگ لینا خواہ کلیسیا سے جس میں وہ کام کرتا ہے۔ خواہ کوئی دیوے ایک ہی بات ہے۔ اصل میں سیلف سپورٹ کا نام کلیسیا کو زیب دیتا ہے نہ کسی کارندہ کو۔ لوگ غلطی سے اسکو جو کوئی مشن سے تنخواہ چھوڑ دیتا ہے۔ یا کسی اور طرح سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو اسکو لوگ سیلف سپورٹ کہنے لگ پڑتے ہیں۔ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص فلاں سیلف سپورٹ کلیسیا میں کام



کرتا ہے۔ تباؤ کرن منت میں انجیل سناتا ہے؟ یہ تو انجیل کے منشا کے بھی خلاف ہے۔ ہاں بعض لوگ دنیا میں ہیں جو والنٹیروں کے طور پر منادی بھی کرتے ہیں۔ اور خدمات دینی میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ مگر وہ بھی سیلف سپورٹ نہیں کہلا سکتے بلکہ والنٹیر۔

آگے چلکر آپ لکھتے ہیں کہ آپ کے گلے میں مشن کے حکم اور ماتحتی کی زنجیر پڑی ہوئی ہے۔ واہ صاحب آپ کو کس طرح سے معلوم ہوا ہے کہ جتنے لوگ مشن کے سرکل اور انتظام میں کام کرتے ہیں وہ غلامی کے جوئے میں ہیں۔ جناب من ہم لوگ مشن کے غلام نہیں بلکہ مسیح کی محبت کے اسیر ہیں۔ مشنریوں کے تو ہم بھائی اور ہم خدمت ہیں۔ غلامی کے خواب آپ کو آتے ہونگے۔ شکر ہے کہ آپ ایسی غلامی سے آزاد ہوئے۔ مگر آپ نے تو آزادی کی بھی تشریح نہیں کی۔ آخر میں آپ درافشاں ہیں کہ اگر سیلف سپورٹ کا مطلب معلوم نہ ہو تو اپنے افسروں اور دیگروں سے پوچھ لیجئے۔ آہا منطق اسی کا نام ہے سوال ہیچ آپ سے کیا جواب کے لئے مجھے دوسروں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

آپ عجیب منطق سے بچتے ہیں۔ اُمید ہے کہ اب جواب الجواب کا جواب ہوش سے لکھینگے۔ فقط والسلام

(پادری بوٹا مل)

مسئلہ سیلف سپورٹ

پیارے ناظرین پوشیدہ نہ رہے کہ آجکل سیلف سپورٹ کے مسئلے کی نسبت اکثر اصحاب تو صحیح اور بعض صاحبان نری غلط بیانیاں چھانٹ رہے ہیں اس لئے نہایت ضرور ہے کہ اس مسئلے کی نسبت کچھ نہ کچھ تو لکھا ہی جائے خدا کی انجیل کی منشا اور قدیمی کلیسیا کی تعلیم سیلف سپورٹ کی نسبت ایسی آسان ہے کہ ہر ایک اسے سمجھ سکتا ہے۔ مقدس پولوس یوں فرماتے ہیں کہ کلام کی تعلیم پانے والا تعلیم دینے والے کو سب اچھی چیزوں میں شریک کرے۔ کونسا سپاہی کبھی اپنی گرہ سے کھا کر جنگ کرتا ہے۔ اور کون انگور کا باغ لگا کر اس کا پھل نہیں کھاتا؟ یا کون گلہ چرا کر اس کا دودھ نہیں پیتا۔ دیکھو گلتیوں ۶:۶ و ۱ کرنتھیوں ۹:۷-۸۔

اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے پرانے عہدنامہ کی تعلیم پر غور کریں تو وہاں بھی لاویوں کی پرورش اور پاک ہیکل کی خدمات اس ہی اصول پر دلالت کرتی ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ سیلف سپورٹ ایک قدیمی اور کلیسیا کا ابتدائی پاک و نیک اصول ہے۔ نئے عہدنامہ یعنی مسیحی کلیسیا کی تعلیم کے مطابق کسی جماعت یا مسیحی ممبران کے ایک جتھے کا اپنی اصلی حالت پر قائم ہونا ہی سیلف سپورٹ ہے یعنی وہ جماعت یا کلیسیا اپنے تمام کلیسیائی کاروبار کو آپ ہی چلاوے اور کسی دوسری جماعت یا سوسائٹی اور انجمن کا منہ نہ تاکے۔ وہ اپنے پاسبان یا خادم الدین کی پرورش کا ذمہ اٹھاوے اور اپنے دیگر کاروبار مثلاً گرجا کی تعمیر کے لئے روپیہ صرف کرنا اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے کے لئے اوروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا اور سنڈے سکول اور استادوں کو کلیسیا کے اندر ہی سے مہیا کرنا حتیٰ کہ اپنی سب روحانی حالت اور ترقی کے واسطے تمام بوجھ کو سہارنا حقیقی سیلف سپورٹ یہی ہے اور پھر لفظ سیلف سپورٹ سے بھی یہی امورات پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک انگریزی لفظ ہے جس کے معنے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ سیلف سپورٹ ہونا کلیسیا یا جماعت کا کام ہے۔ نہ کہ کسی انجیل کی بشارت دینے والے کا کام وہ تو پاسبان یا استاد ہے۔ اس کا کام انجیل کی منادی کرنا اور گناہ کرنے والوں کو خدا کا خوف دلانا ہے۔ اور کلیسیا کی روحانی نگرانی کرنا اس کا کام ہے۔ وہ سیلف سپورٹ نہیں کہلا سکتا اور نہ یہ محاورہ اس کے لئے زیب دیتا ہے۔ وہ پاسبان ہے مقررہ تنخواہ یا گزارہ جس کو انجیل میں اسباب زندگی کہا گیا ہے۔ اس کا مشن سے یا کسی سوسائٹی اور اُس جماعت سے تنخواہ لینا ایک ہی بات ہے۔ وہ تو اچھے کام اور خدمت کا معاوضہ نقد جھٹک لیتا ہے۔ سچ ہے کہ کام کرنے والے کو مزدوری دینی بخشش نہیں بلکہ اس کا حق گنا جاتا ہے رومیوں ۴:۴ ہاں دنیا میں اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض اشخاص جن کو ان کی مسیحی غیرت اور مذہب کی گہری محبت نچلا نہیں بیٹھنے دیتی وہ خواہ سرکاری ملازمت پر ہوں یا وہ کاشت پیشہ ہوں اور خواہ وہ تاجر ہوں وہ کبھی کبھی دین کا وعظ کرتے ہیں اور مسیحی خدمات میں بھی حصہ لیتے ہیں اور مسیحی مذہب کی ترقی کی بڑی خواہش ان کے دلوں میں جوش مارتی ہے۔ اور اس کام کے لئے وہ اپنا زر و مال بھی صرف کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ تس پر بھی وہ اصحاب سیلف سپورٹ نہیں کہلائینگے۔ بلکہ ان کو خدمات کلیسیا کے والنٹیر کہنا صحیح معنوں میں ادا کرنا ہے یعنی خدا کے اور کلیسیا کی ترقی کے والنٹیر ہیں۔ سیلف سپورٹ کا مطلب پھر بھی علیحدہ ہی رہا۔ ایک اور لطف کی بات سنیئے کہ ہمارے ملک میں جو لوگ کسی مشن یا سوسائٹی سے کسی نہ کسی طرح برطرف ہو جاتے ہیں وہ شہروں اور قصبوں اور دیہاتوں کی جماعتوں میں آوارہ پھر کر منادی کرنے لگ پڑتے ہیں اور لوگوں سے مانگ تانگ کر کھاتے اور اپنا پیٹ پالتے پھرتے ہیں اور اپنا نام سیلف سپورٹ رکھ لیتے ہیں۔ نہ ان کو کوئی جماعت سنبھالتی ہے اور نہ ہی وہ کسی جماعت کے لائق ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ کسی انتظام کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے کام میں دخل دیتے پھرتے ہیں۔ جو سخت عیب کی بات ہے۔ اس قسم کے لوگ آجکل زیادہ تر اضلاع پنجاب کی آبادیوں میں شتر بے مہار کی طرح جدھر جی چاہا دوڑتے پھرتے ہیں اور یہ

تو اور یہ وہ ہے جاہلوں سے اپنا پیٹ پال رہے اور اپنا نام کچھ کا کچھ بنا کر بمصداق گفت گفتہ بین شدم بسیار گو ہو رہے ہیں۔ اور اگر اور کچھ نہ بن پڑے تو مشنریوں اور پادریوں کو بھلا برا کہکر ہی شغل کر لیتے ہیں اور خدا کے مقرری انتظام اور طریق راستی کی مخالفت کرنا اُن کی عادت میں سما گیا ہے اور بعض ایسے مادر پدر آزاد ہو گئے ہیں کہ آپ ہی پادری بن گئے اور آپ ہی میاں مٹھو بن بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ سیلف سپورٹ نہیں ہیں۔ بلکہ سیلف سپورٹ کی بنیاد اور جڑ پر کلہاڑا رکھنے والے ہیں۔ ایک جگہ زمین کا لالچ دے کر کچھ نہ کچھ اُڑا کھایا اور پھر تتر واپ گئے۔ ان باتوں سے اکثر اضلاع مشن تو تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بڑی سنجیدگی سے صلاح دیتا ہوں کہ وہ کسی انتظام کے ساتھ کام چلاویں۔ خدا انتظام کا بانی ہے نہ کہ بدامنی کا۔

بے انتظامی بدکام اور بے دینی کی علامت ہے۔ علاوہ ازیں سیلف سپورٹ کا حقیقی کام بھی ہمارے ملک میں بہت جگہوں پر تسلی بخش اور امید کے ساتھ ہو رہا ہے۔ نہ صرف بڑے بڑے شہروں قصبوں اور دولتمند مسیحیوں کے درمیان ہی سیلف سپورٹ کا کام جاری ہے۔ بلکہ باہر دیہاتوں میں جہاں غریب اور کمزور عیسائی رہتے ہیں۔ یہ کام ایمان اور امید سے ہو رہا ہے۔ بعض جگہ پر پاسبانوں کو شہروں کی طرح تنخواہ ماہوار دیا جاتا ہے اور خدا اس کام پر برکت نازل کر رہا ہے اور وقت آتا جاتا ہے کہ کلیسیائیں اپنے پاؤں پر سنبھل جائیں۔ آخر میں ہماری اپیل بڑے زور اور ادب اور سنجیدگی سے ہماری تمام مسیحی جماعتوں کے آگے یہ ہے کہ اول تو اس نیک اصول کے جاری کرنے اور سنبھال رکھنے کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور ساتھ ہی اس کے صحیح اور ترقی کرنے والے طریقوں سے واقفیت حاصل کریں۔ جن میں کلیسیا کی بہتری اور خدا کے نام کی عزت اور بزرگی ہو۔ آمین۔

الراقم۔ پادری بڑتامل پاسبان امریکن یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیا (رسولپور)

بارن ہاڑا

پیر گاہے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے

مزید حالات

پیر پرستی — // — قبر پرستی گناہ ہے

کہتے ہیں پاک ذات خداوند ہے خدا
ہر اک بدی گناہ سے اس نے منع کیا
پھر قدرے خیر و شر یہ سب جو بکے برملا
دیتے ہیں نیک رہ بھی اُس کی طرف لگا
بے خواہش خدا کہیں ہوتا کسی سے ہے۔
گر نیک ہے گر بد ہے یہ سب کچھ اسی سے ہے
ظاہر کسی سے لگ کہیں گر بدن و جامہ جائے
بے غسل کب رہیں وہیں پہ بیڑوں میں آئے۔
پاکیزگی یہ دل کی کوئی کب اُٹھائے
از دست حسد و کینہ خوشی سے دل بڑھائے
واہ کیا سمجھ ہے ظاہری اتنا خیال ہو
دیکھا کبھی نہ دل کو کہ کیا اس کا حال ہو۔
پاکی پہ تن بدن کے رہے دمبدم خیال
ظاہر حلال اور حراموں پہ جملہ حال۔
اور دل میں حسد و بخل و خیالات اور ملال
پاکیزہ رکھتے دل کو اگر تو یہ تھا کمال
کیا فایدہ ہے اس سے جو ظاہر صفا رہا۔
اور دل میں حسد و بخل تعصب بھرا رہا
دنیا کے برخلاف ہو سرزد تو دیں گزند
اوروں کے برخلاف ہر ایک کو پسند
حاضر پادری نہ ہو تو حقہ پانی بند
اور چوری اور زنا سے جب جیلنی نہ بند
از دست سب اسی کے مددگار ہو گئے
ہر جا پہ فکر و غور سبی کار ہو گئے۔
اس سب اُلٹ پلٹ کا کہاں تک کروں شمار
عاجز ہے خامہ لکھنے سے بے حد ہیں بے شمار
دیکھو جدہر ہیں سبھی نادان و ہوشیار
حق قایل ہیں سب اُلٹ کے کہ کچھ راستی کار
اپنے کرم سے رحم خدا ان کے سب اٹھائے
اور اُلٹے راستوں سے ہٹا کر راستی پہ لائے

الراقم۔ خادم قوم۔ ایم این ہوز مشن ہائی سکول لدھیانہ

نوٹ۔ میرا ارادہ ہے کہ پنجابی بھجنوں کے مجموعے ایک کتاب جو محلوں اور بازار کی منادی اور میلوں میں کام آسکے چھپوا کر طیار کی جاوے۔ مسیحی برادران کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر انہیں کوئی پنجابی گیت یاد ہو تو از راہ نوازش تحریر کر کے راقم کے پاس بھیجدیں۔ تابعدار آپ کا خادم۔

ایم۔ این۔ ہوز لودیانہ۔

ولایت میں ایک مس نام مس کلارڈیرا سمتھ نے جو ویسلی کالج میں حساب کی معلم ہیں۔ اس علم میں ایسی مہارت پیدا کی ہے۔ کہ حساب کے متعلق اُن مسائل Problem in Methamatical Science میں قریب سو برس کے لاحل مسئلہ کو اس خوبی سے حل کیا ہے کہ کالجوں کے پروفیسر اور دوسرے عالم متحیر ہیں۔ علمی ترقی کی امریکن ایسوسی ایشن میں یہ مس صاحب موصوف ایک فیلو منتخب ہوئی ہیں۔

مہاراجہ صاحب کی وفات پر کوچ بہار میں ۸۸ ماتمی توپیں سر کی گئیں اور ۳ یوم تک کل کاروبار بند رہا۔



وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

میں نے جہانتک خیال کیا بالکل اور تمام تر آدمی کے ارادوں کی باگیں اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ عموماً ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحیم اور احسان کرنے والوں میں ایک اور درحقیقت اپنی وضع کا ایک ہے

جارج اشرف ایس پی جی مشن رڑکی۔

حاشیہ بابت تعزیہ داری اور قبروں کو سجدہ کرنا وغیرہ اور اُن سے منت مانگنا ہرچند کہ شرک اور گناہ عظیم ہووے مگر میں نہیں کہتا مجھے ایسے برادران اسلام کا دل دکھانا منظور نہیں ہے کہیں یہ کہوں کہ تم اس عمل یا اس کی استعانت سے مشرک ہوگئے اور نہ اس کا اس میں کسی جگہ ذکر ہوا ہوگا اور جو لوگ قبروں پہ مجاورانہ اور خادمانہ قابض اور اکثر صاحب سجادہ کہلاتے اور اسلامی دنیا کے ہادی اور پیشوا مشہور ہیں۔ اُن میں سے بہت اس بزرگانہ مٹی کی آڑ میں عابدوں اور عارفوں اور سالکوں کے جاہائے کہنہ اور پارینہ کی جگہ قبا ہا پوائی مسجل اور کلاہائے اغوائی مکلل پہنتے اور شال ودوشالے اوڑھتے اور دنیا کو دونوں ہاتھ سے پکڑتے علت میش وپس میں گرفتار معتقدین کی پاک کمائی سے عیش وعشرت کے میدان میں رنگ رلیاں اُڑاتے ہیں اور اس پہ ہمارے ملک کے بیشتر فراغت والے لوگ اپنی جان ومال اور آل واولاد کی سلامتی اور اپنے عزیز بیماروں کی تندرستی کے لئے منت کے حیلہ سے ان قسمت والونکے اسراف بے جا کے لئے ہزاروں کو بس چلکر ہزاروں روپیہ چڑھاتے ہیں۔

اور یہ اُس سے دلی اُمنگ اور من مانا حوصلہ نکالتے ہیں۔ اور اُس پر طرہ یہ ہے کہ یہ عارف باللہ اور وہ خوش عقیدہ اور خیر کہلاتے ہیں۔ نہ معلوم راہزن اور مصرف اس دین اسلام میں کس کو کہتے ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔ بیت

اے مخنث تو نمروی و نہ زن۔
شل شیطاں سا مردان زن

کیا یہی لوگ مسلم الایمان ہوا کرتے ہیں۔ میں اس میں کچھ نہیں کہتا۔ آپ ہی غور اور انصاف فرماویں شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ بگوید بیت

ترسم نرسے بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

موت رعایت نہیں کرتی اور قبر کسی کی تمیز نہیں

انسان ایسا ہوا النفسانی اور لذائذ جسمانی میں پھنسا ہوا ہے اور حرص وہوا کے جال میں گرفتار ہے کہ وہ اپنے نفس کو اچھی طرح نہیں سمجھتا کہ میں کیا ہوں کوئی اپنی عالی نسبی پر فخر کرتے ہیں اور وں کو اپنے مقابلہ میں رذیل کمینہ سمجھ رہے ہیں کوئی اپنی دولت کے غرور میں ایسے مست ہیں کہ بیچارے مفلس غریبونکو حقیر جانتے ہیں کوئی علم کی نخوت میں اپنے آپ کو ایسا دانا سمجھتے ہیں کہ بیچارے جاہلونکو احمق اور بیوقوف کہہ رہے ہیں غرض سب کے سب اوروں کے عیوب کو دیکھنے میں بڑے تیز نگاہ ہیں اور آپ جو سرتا سر عیبوں سے بھرے ہیں اُن سے اندھے ہیں مگر عنقریب ایک وقت آنیوالا ہے کہ دانا۔ نادان بزرگ خرد تندرست مفلس معزز مسکین سب کے سب موت کے منہ میں جائینگے۔ کوئی اپنے شان وشکوہ کے اسباب کوئی اپنے چہیتے بیٹے کپڑے چھوڑ جائینگے انکا جسم بیجان کیڑونکا شکار بنیگا اور وہ صورتیں جو حسین تھیں انکا رنگ اُڑجائیگا صرف ڈھانچہ ہڈیونکا چند روز باقی رہیگا ہم دیکھتے ہیں کہ کیسی ایسی دوربین آنکھیں ہیں کہ وہ حسب علم ودولت کی تمیز کرے موت کسیکی طرفداری نہیں کرتی سب پہ برابر اپنا صدمہ پہنچاتی ہے اور آخر میں سبکو برابر کردیتی ہے تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ سب کو زمیں کھاگئی پس کس لئے ایکدوسرے کے فخر کا کام کرتے ہیں کیا؟

شعر و سخن

غزل

ہوں اب تو ہم وہ ہمارا مسیح پیارا ہو
بلا سے ہو جو زمانہ عدو ہمارا ہو۔
ہوا ہزار مخالف ہو سو کنارہ ہو دور
نہ ڈوبے بیڑہ وہ جس کو ترا سہارا ہو
کہیں نہ اس کو جو قدرت تو کیا کہ جناب
وہ ہو مسیح کا نادم جو دل ہمارا ہو
جو آسمان جلالت کا مہر درخشاں ہے
زمیں پہ کیوں نہ جلال اُسکا آشکارا ہو
ترے سے اُن پہ جو بیتا پڑے پیارے مسیح
تو لوہا موم ہو پتھر بھی پارہ پارہ ہو۔
لہو سے تیرے دھلے اپنے داغ معصیت
فنا بقا میں تو ہی کیوں نہ دل ہمارا ہو
سروں پہ اپنے رہے سایہ جناب فرنگ
جہاں آپ سے بپتسمہ یاب سارا ہو۔
جو مہرباں ہیں مس نیپ اور مس ٹیلرڈ
خدا انہیں تیرے الطاف کا سہارا ہو
کھلیں میری طرح آنکھیں ہر ایک کی الطاف
جو چشم اقدس عیسےٰ کا اک اشارا ہو
از خاکسار الطاف مسیح متخلص بہ الطاف ہیڈ مولوی
(ایس پی جی مشن اسکول رڑکی)

۱۹۰۸ء سے یکہ اخیر ہفتہ گزشتہ تک (۶۷) طبانہ باز اپنی جانیں کھو بیٹھے ہیں۔

موہکو مرنا نہیں ہو بس تیراں چند سطور پر عمل کریگا وہ دونوں عالم میں سرخرو رہیگا۔ فقط (مجگو اندر اس گشتہ فیض آبادی نامہ نگار نورافشاں)

مضامین

دینا

کرنل صاحب کے دل پر ان الفاظ نے بڑا اثر کیا وہ اپنے مکان پر واپس آئے اور اسی فکر میں لگے رہے کہ اگر میں کوئی روح نہ بچا سکا تو ضرور قیامت کے دن میرا تاج مدھم رہیگا۔ اور میری نظر کس شرمندگی کے ساتھ اُن لوگوں کو دیکھیگی جن کے مبارک سروں پر جلال میں چمکتے ہوئے تاج رکھے جائیں گے۔ اس نکتہ نے کرنل صاحب کو یہاں تک مجبور کیا کہ آخر وہ اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ میں ضرور اپنے تاج کو رونق دار بنانے کیلئے ایک نہ ایک روح کو بچاؤنگا۔ فوج میں وہ مسیح کی علانیہ منادی نہیں کر سکتے تھے۔ تاہم شخصی گفتگو کا سلسلہ اُنہوں نے شروع کیا۔ بہت سے شراب پینے والوں کو اُنکی بُری عادت سے روکا۔ اور آخرکار ایک ایسے شخص کی روح کو بچایا جسکے خاندان کے لوگ اکثر ڈاکو اور چور تھے۔ اور اگر یہ کرنل صاحب اُس شخص کو مسیح کے پاس نہ لے آتے تو شاید ایک دن وہ شخص بھی اُن ہی میں سے ایک ڈاکو یا چور نکلتا۔ اسکام کے بعد کرنل صاحب نے اپنی دولت کو خدا کے کام کے لئے صرف کیا +

خداوند کی خدمت کرنا گویا آپ برکت پانا ہے یہہ کیسی مبارک خدمت ہے جبکہ انسان اپنا تن اور دھن خداوند کے ہاتھوں میں سونپ دیتا ہے۔ اور جو شخص اس مبارک خدمت سے خدا پیار کرتا ہے وہ اگر اپنا سب کچھ خداوند کو نہیں دیگا تو ضرور شیطان کے حوالے کریگا۔ یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر ہم اپنی دولت یا زور خدا کی خدمت میں صرف نہیں کرتے تو دوسرے معنوں میں ہم شیطان کی خدمت کرتے ہیں۔

باقی آیندہ

انتخاب الاخبار

ہندی اخباروں کی دور اندیشی

معزز ہمعصر ست دھرم پرچارک نے ہندی اور اردو اخبارونکی روش کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گزشتہ دو تین ہفتوں میں پنجاب کے چند اردو اخباروں اور چھاپہ خانوں سے ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ اور چند اخبارونکی تنبیہہ کی گئی ہے۔ اُن اخبارونکی یہہ حالت نہایت افسوسناک ہے اور اردو زبان کے دامن پر یہہ بڑا بھاری دھبہ ہے۔ اردو سے تو ہندی زبان ہی اچھی رہی۔ جسکے اخباروں سے نہ ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اور نہ اُنکے کان ہی کھینچے گئے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندی زبان کے مضامین نویس اردو زبان کے مضمون نگاروں سے زیادہ محتاط اور دور اندیشی سے کام لینے والے ہیں جس کے لئے ہم اُنہیں مبارکباد دئے بغیر نہیں رہ سکتے + (راجپوت گزٹ)

عازمان حج کو ہرجانہ

بمبئی کی راہ سے چین، افغانستان اور ترکستان تک کے حاجی حج کو جاتے ہیں بعض دفعہ مالکان جہاز کی بے پروائی سے اُنہیں دو دو ہفتہ تک بمبئی میں رہنا پڑتا ہے اور وہ وہاں کے اخراجات سے بہت تنگ آجاتے ہیں۔ ایکے دفعہ صاحب پولیس کمشنر بمبئی نے اس شکایت کا اسطرح انسداد کیا کہ جہاز محمدی کے مالکان سے جنہوں نے تاریخ مقررہ پر بمبئی سے جہاز روانہ نہیں کیا۔ ۱۳۸۰ عازمان حج کو ۲ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دلوایا۔ جو اُسکے ٹکٹ خرید چکے تھے۔ اور حکم دیا کہ جہاز کا فوراً لنگر اٹھایا جاوے۔ اصل میں جہاز وقت معینہ پر اس وجہہ سے نہیں روانہ کرتے کہ وہ اس لالچ سے کہ سو دو سو مسافر اور جمع ہو جاویں۔ اس غرض سے کئی کئی دن ٹال دیتے ہیں۔ یہہ ہرجانہ تمام جہازوں کے لئے جو جدہ کو جاتے ہیں عبرتناک ہوگا + (اخبار ہندوستان)

بولنے والی گھڑی

ایک نئی قسم کا ایک ٹائم پیس جو عنقریب بازاروں میں فروخت ہوا کریگا۔ اس قسم کا ایجاد ہوا ہے جسے اگر بند نہ کر رکھا ہو تو گھنٹے نصف گھنٹے۔ پاؤ گھنٹے دن اور رات کا وقت بول کر بتاتا ہے۔ رات کے وقت اگر آپ اپنے بستر کے قریب اُسے رکھ لیں اور کسی وقت اُسکا بٹن دبا دیں۔ تو وہ فوراً بولکر وقت بتا دیگا۔ اس عجیب غریب گھڑی کی ساخت میں ایک مضبوط سی پٹی موجود ہے۔ جو آواز دینے والے بکس سے متعلق ہے ایک چکر پر چلتی ہے اس پٹی یا قلم پر گھنٹے جو فونوگراف کے ذریعے بولے جا چکے ہیں برقی عمل سے کاپر پلیٹ پر منقوش ہیں وہ کل جو سوئیاں گھماتی ہیں ایک بولنے والی کل سے لگی ہوئی ہیں۔ اور اُسکا تعلق ایک فنر سے ہے جو آواز کو مدد دیتا اور اُسے گھڑی کے پہلو میں بنے ہوئے سوراخ میں سے خارج کر دیتا ہے۔ رات کے وقت لیور کو چھوڑ دیا جاوے۔ تو گھڑی چپ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص رات کو جاگے اور روشنی کئے بغیر وقت معلوم کرنا چاہے تو ایک نمایاں بٹن کو دبایا جاتا ہے اور گھڑی جھٹ سے وقت بتا دیتی ہے۔ بولنے والی قلم عمل طور پر ناقابل شکست ہے۔ اور تھوڑی جگہ گھیرتی ہے۔ کیونکہ یہہ بہت نرم اور لچکدار ہے اور اسلئے اُسے ایک بہت چھوٹے رول پر لپیٹ دیا جا سکتا ہے + (راجپوت گزٹ)

ٹھگ جوتشی

اس روشنی کے زمانہ میں بھی اکثر جوتشی مکر و فریب کا جال بچھا کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول اڑاتے ہوئے خوب لوٹ رہے ہیں۔ چندروز ہوئے بھوانی ضلع حصار کے مرحوم سیٹھ لالہ ہنجانتھ جی بیمار تھے۔ مرض مہلک تھا۔ سیدزیست کسی کو نہ تھی۔ اسی عرصہ میں ضلع



سے جوتشی بھگوانداس پہنچے اور لالہ صاحب کو جال میں پھنسالیا۔ کامل یقین دلایا گیا اگر تم بڑا انشٹھان جپ میں کہ ۴۰ روز کی مورتی جو سونے کی ہو۔ مورتی پر سنگھتا پر چڑھائی ہوگی کرادیں تو میں ہم راج کو واپس کر سکتا ہوں۔ لالہ جی بیمار تھے۔ زندگی کے لالچ سے تقریباً ایک ہزار روپیہ سوا کا کیا جوتشی جی سونے کی مورتی وغیرہ لیکر گھر کو روانہ ہوئے۔ پیچھے سے شریمان لالہ جی کا شریر چھوٹ گیا۔ شہر میں شوک چھا گیا۔ ناظرین ہم بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ کوئی شخص ان بھرگو سنگھتا والے جوتشیوں کے جال میں پھنسکر برباد نہ ہووے۔ یہاں سے چلے جانے پر ہمیں جوتشی جی کی اصلیت معلوم ہوئی۔ کہ ان کی ایک قسم کی ایک سوسائیٹی ہے۔ پنڈت بھگوانداس اس کے پریذیڈنٹ اور ر برہمانند شرما اس کے جنرل سکریٹری ہیں۔ اس سوسائیٹی کے ممبر اس قسم کے دھوکے بازی کے سوا کوئی بھی روزگار نہیں کرتے۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ بھی ایسے لوگوں کیلئے کچھ نہیں کرتی۔ کیا یہ ٹھگ بازی سے کم ہے +

(آریہ گزٹ)

واردات قتل

{سلیانہ (جھنگ) میں ایک قتل کی ایک واردات اس طرح پر ہوئی کہ ایک شخص بعارضہ مالیخولیا بیمار ہو گیا۔ اور بحالت بیماری گھر سے نکل گیا۔ وہ ایک اچھے گھرانے کے مسلمان کا لڑکا تھا۔ اُس کی والدہ اُس کی تلاش کے واسطے نکلی ۱۰-۱۲ روز کے بعد اُس کو سراغ ملا۔ وہ اُس کو گھر لے آئی۔ بیمار کو اُس کی والدہ وہی دوا پلانے کے لئے مجبور کیا کرتی۔ گو باپ بھی کوشش کرتا۔ لیکن والدہ بیچاری کو ہر وقت یہی خیال لگا رہتا۔ وہ بیمار لڑکا اپنی والدہ کو کہتا کہ میں تمہیں مار ڈالونگا ایک دن بوقت شب لوگ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گئے حسب معمول وہ بیمار لڑکا بھی نماز پڑھنے گیا۔ مگر ابھی نماز ختم بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ موقعہ پاکر یہ لڑکا گھر چلا آیا۔ جبکہ اُسکی والدہ اُسی کے لڑکے یعنی اپنے پوتے کو لیکر چارپائی پر سوتی تھی۔ لڑکا ابھی بچہ تھا۔ اُس نے گھر میں گھستے ہی ایک کدو چھیا اُٹھا کر سوتی ہوئی والدہ کا سر چوپکر ڈالا۔ اور اپنے لڑکے کو جو اُسی چارپائی پر سوتا تھا کچھ بھی ایذا نہ دی جب سمجھا کہ والدہ مرچکی تو اُس کے اوپر کپڑا اوڑھ دیا۔ اور خود باہر نکل گیا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر اس کا باپ گھر میں آیا اور عورت کو سوتا دیکھکر یہی خیال نہ جگایا کہ نیند میں خلل نہ آوے۔ جب لڑکے کی چارپائی خالی دیکھی تو خیال کیا کہ پھر کہیں باہر چلا گیا ہوگا آجاوے گا۔ خود بھی سو گیا۔ دوسرے روز صبح کو معلوم ہوا۔ کہ عورت بیچاری کا کام تمام ہو گیا ہے۔ پانچ چھ روز کے بعد قاتل بھی گھر میں آگیا مگر وہ بدستور دیوانہ ہے۔ دیکھیں لائق عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے۔ نتیجہ سے اطلاع دیجاویگی +

(اخبار عام)

فحش خانے اُٹھائے گئے

{سرگودھا کے عین وسط بازار میں مدت سے فحش خانے آباد تھے۔ اسی بازار میں آریہ سماج اور سکھ سبھا کے مندر تھے۔ دونو سبھاؤں کے زنانہ سکول بھی اسی نواح میں جاری تھے۔ اسکے قریب ہی گورنمنٹ سکول اور لوکل چرچ واقعہ تھے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے چال چلن پر جو اثر ان فحش خانوں سے پڑتا تھا۔ وہ ناظرین باسانی قیاس کر سکتے ہیں۔ لوکل حکام نے ازراہ مہربانی ان فحش خانوں کو ازراہ مہربانی جبراً یہاں سے اُٹھا دیا۔ یہ کیا عمدہ نظیر ہے۔ ہم کو اُمید رکھنی چاہئے۔ دیگر شہروں کے آباد اور رونق بازاروں سے بھی عنقریب یہ غلاظت ہٹا کر ہماری مہربان گورنمنٹ اہل ہند کو ممنون و شکرگذار فرماویں گے +

(اخبار عام)

دربار میں اخباروں کے ایڈیٹر

{دہلی دربار میں شامل ہونے کے لئے قریباً پچاس اخباروں کے ایڈیٹروں کے نام دعوتی کارڈ گورنمنٹ ہند کی طرف سے جاری ہوئے ہیں۔ کون کون سے اخبار دربار دہلی میں شامل ہونگے اُسکا فیصلہ صوبہ کی گورنمنٹ خود کریگی۔ پنجاب کے مسلمان اخباروں سے عصر۔ وطن۔ پیسہ۔ ملت۔ آبزرور۔ مدعو ہونگے۔ ہندو اخباروں میں سے اخبار ٹریبیون ترجیح پائیگا ہی اب ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اخبار عام کو بھی مدعو کیا گیا ہے +

(آریہ گزٹ)

مقدمہ سمندر یاترا کا فیصلہ

{بنارس کے بابو گوونداس اگروال کی ولایت سے واپسی پر برادری نے اُن کو خارج کر دیا تھا کہ جس پر انہوں نے برادری کے چوہدریوں پر ہتک عزت کے لئے دس ہزار کا دعویٰ کر دیا اُس پر مقدمہ میں بڑے بڑے نامی گرامی پنڈتوں کی عجیب دلچسپ بحثیں ہوئیں۔ جن میں انہوں نے سمندر یاترا کے خلاف اپنی بحث مدعی کی طرف سے ڈاکٹر سپرو اور ڈیفینس کی طرف سے زور دیا گیا کہ چوہدریوں کا کوئی قصور نہیں بلکہ پنچایت کی حکم کی تعمیل میں بابو گووندداس کو برادری سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مدعی کی طرف سے جواب دیا گیا کہ چونکہ اس کو جواب دہی کا موقعہ نہ دیکر برادری سے خارج کرکے اُس کی ہتک کی گئی ہے۔ اسلئے ہرجانہ معہ خرچہ دلا جاوے۔ سب جج صاحب نے شہادتوں پر غور کرنے کے بعد فیصلہ بحق مدعی رہا۔ اور ۲۲ روپیہ کی ڈگری چوہدریوں کے خلاف کر کے سمندر یاترا کو شاستر وکت قرار دیا +

(راجپوت گزٹ)

انگلستان میں

تاجپوشی کے موقعہ کی وہ کرسیاں کہ جن پر اہل کار بیٹھے تھے ایک پونڈ ۱ شلنگ فی کرسی بکگئیں جو عام کرسیوں کی قیمت سے ۴ گنا قیمت تھی +

گلدستۂ اخبار

تار گھر کے لفافے آئندہ کو سرخ رنگ کے نہ ہونگے بلکہ زرد رنگ کے ہوا کرینگے۔ اور گوند کے عوض پتیل کی ٹکلی سے بند کئے جاوینگے تاکہ زیادہ محفوظ رہیں۔

حیدرآباد دکن میں طاعون کے روکنے کے لئے بہت کوشش ہو رہی ہے اور جگہ جگہ کیمپ تیار ہو رہے ہیں جہاں مریض لوگوں کا علاج کیا جاویگا۔

کشمیر کی مصدقہ آبادی ۳۱۵۸۱۲۶ ہے مرد ۱۶۷۴۳۶۷ عورتیں ۱۴۸۳۷۵۹ ہیں۔

بمبئی کے پارسیوں نے پچھلے سال قومی خیراتوں میں ۱۳ لاکھ روپیہ خرچ کیا کیسی بابرکت قوم ہے۔

کلکتہ میں ایک شخص کو ۳ ماہ قید سخت ہوئی جو بیل کو اس بیدردی سے مارا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔

کلکتہ کی یوروپین آبادی چوری نقب کی مصائب پر چیخ اٹھی کمشنر پولیس بیدار کئے گئے۔

صوبہ بہار کے آنریبل مسٹر سنہا نے مسلم یونیورسٹی اور ہندو یونیورسٹی دونوں کو ۵-۵ ہزار دیا۔

لرکانہ کے مقام کیسو میں ۲۰۰ مسلح بردہ بدمعاشوں نے ڈاکہ ڈالا۔ ہندؤں کا ۲۶ ہزار لوٹ کر بھاگ گئے ۷ کی شام کو حملہ کیا ۴ گھنٹے تک لوٹا کچھ گھوڑے بھی لیگئے۔ پولیس تعاقب ہے۔ لیکن راستہ دشوار گزار ہے

کلکتہ میں تین مسلمان گرفتار ہیں اپنے بیویوں کے قتل کا اقدام کیا ایک مرگئی۔ دو مجروح پڑی ہیں

حیدرآباد دکن کی آبادی ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ہے۔ ہندو ۹۰ فیصدی۔ مسلمان دس فی صدی۔

ہندوستان میں بیمہ کمپنیوں کے حسابات کی تصدیق و نگرانی کا جدید مسودہ پاس کرنے لگے۔ تمام بیمہ کمپنیوں کو ایک ایک لاکھ روپیہ جمع کرنا ہوگا۔ تاکہ دھوکا کا احتمال نہ ہو سکے۔

کیمپ دہلی دربار کے سڑکوں کی درستی میں دیر ہے۔ جلسے کہ وہ ولایت سے رولر نہیں آئے باعث سڑا کیا۔

شرقی بنگالہ ریلوے کے سٹیشن فالدپہ ۳۰ لٹیرے آپڑے۔ سٹیشن ماسٹر اور پورٹر مجروح کئے گئے

دہلی میں شہنشاہ کو جو اڈریس پیش کیا جاوے گا۔ اس کا مسودہ حضور ملک معظم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس اڈریس کی صرف ۲۰ سطریں ہونگی جن میں شہنشاہ کو ہندوستان میں تشریف آوری پر نہایت خلوص اور وفادارانہ خوش آمدید کہی جاویگی۔

مسٹر چارلس گولکھ ناتھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی کیمبرج پرنسپل لا کالج کا مختصر سی بیماری کے بعد ۲۷ ستمبر کو دیہانت ہوگیا۔ آپ کے لائق رفایق ہونے میں شک نہیں۔ اور آپ جالندہر کے ایک مشہور دیسی عیسائی خاندان کے ممبر تھے اور سردار دیال سنگھ صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق اُن کی قائم کردہ انسٹیٹیوشن کے ایک ٹرسٹی بھی تھے۔ اس لئے عام طور پر آپ کی وفات کا افسوس کیا جا رہا ہے۔ اور اُن کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے۔

محکمہ آبکاری کے پچھلے سال رپورٹ ظاہر کرتی ہے۔ کہ صرف ایک سال کے عرصہ میں محکمہ آبکاری کی آمدنی میں ۱۵ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ باوجود ٹمپرنس سوسائٹیوں کے پرچار کے پنجاب میں شراب نوشی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ امید ہے کہ پنجاب کے روشن دماغ لاٹ صاحب اس طرف دھیان دینگے۔

فرانس کے دریائے سین کو ایک موٹر کار عبور کرتے ہوئے پل کے ستونوں کے ساتھ ٹکرائی اور دریا میں گر پڑی کئی مسافروں نے ستون کو پکڑ کر اپنی جان بچائی۔ گیارہ آدمی جاں بحق ہوئے اور نو کو سخت زخم آئے۔ ایک پادری نے چند آدمیوں کو ڈوبتے ڈوبتے بچایا

شاہ پور کے ایک ہندو نے اپنی اٹھائی سالہ دودھ پیتی لڑکی کی شادی ایک چار سال لڑکے سے کردی ہے۔ یہ شادی ہے یا خانہ بربادی۔ بھلا بتائیے جس قوم میں ایسی شادیاں جائز قرار دیجاتی ہیں۔ اگر وہ رساتل کو پہونچے تو اس میں عجیب بات کونسی ہے۔

ناظرین اس خبر کو افسوس سے پڑھینگے کہ ۲۰ ستمبر کو دریائے جناب متصل خانکی نہر کے ہیڈ کے نزدیک ایک کشتی ادھر سے آرہی تھی۔ کشتی چھوٹی اور وزن بہت ہونے کے باعث پانی بھرنا شروع ہوا۔ آخر کشتی ڈوب گئی ۱۶۰ آدمی سوار تھے جن میں سے بمشکل ۶۰ آدمی بچ گئے۔ باقی سب غرق ہوگئے

مسٹر مقار پنامے بمبئی کے ایک باشندے نے ۴۰ گھنٹہ ۱۵ منٹ تک بغیر ایک جگہ ٹھہرنے کے پیانو باجا بجایا۔ مگر اس اثنا میں اسکو کھانے کی چیزیں دی گئیں تاکہ اُس کی طاقت بحال رہے۔

ایک بوٹ بنانیوالے صاحب رائے دیتے ہیں کہ اگر بوٹ اور جوتیاں دیرپا رکھ کر کوئی چلانا چاہے تو چاہئے کہ استعمال کرنے سے ۳ ماہ پیشتر خریدے اور کسٹرائیل میں اُن کے تلوں کو بھگو چھوڑے ۳ دن تک اُس کو اُس تیل میں بھگوئے اور اسکو صاف کر کے رکھ چھوڑے۔ اُن کو صاف کرتا اور ہوا لگاتا رہے اور تین مہینے کے بعد اس کو استعمال کرنا شروع کرے تو بہت دیرپا ہو جاوینگی۔

ملک چین کا موجودہ شہنشاہ صرف چھ سال کا بچہ ہے۔ اسکا نام پوئی ہے شاہی محل میں اس کی ماں بھی اُسکے دیکھنے کا تھوڑا موقعہ پاتی ہے۔ ہر روز اُس کے کھانے کے تین وقت ہیں وہ مچھلی نہیں کھاتا۔ اُس کے علم سکھانے کے لئے تین اُستاد مقرر ہیں۔

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکے مطالعہ سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳- دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/ رومن اُردو ۸/ +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳/ ۵/ ۸/ رومن اُردو ۸/ +
۵- سورج پرکاش ۴/ ۶/ ۱۲/ رومن اُردو ۸/ +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲/ +
۷- چندر لیلا اُردو ۲/ ۶/ گورمکھی ۶/ +
۸- حالات جاپان اُردو ۳/ ۸/ +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳/ ۶/ +
۱۰- سمپردائے اُردو ۶/ ۱۰/ +
۱۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ/ +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا - ہے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸/

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱/ +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱/ +
۳- دستکاری کی ترقی ۲/ +
۴- اصلاح تمدن ۵/ +
۵- اصلاح اخلاق ۴/ +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱/ +
۷- بچوں کی پرورش ۱/ +
۸- شادی کی بابت خیالات ۱/ +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیح دین اور اخلاق - پاسٹرشی - مسیح کا نمونہ - عزت بےمثال - تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ)
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہو پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ٹرنیگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہو۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں اِن کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی بیجھاونگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

ڈاکٹر کی دو گولیاں بکار سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں کوئی درد مروڑ کچھ نہیں ہوگی تریہ معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ کلام نہیں ہو سکتی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل ہی پتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ ۱ ؍ ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۵ ؍ +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لمحہ میں پہاڑ ہو جاتا ہو یہ دوا لمحہ میں اس کو پانی کر دیتا ہو۔ درد ریاح جیسے ٹیس چک ٹپک رگوں میں ہر بدن کھنچنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہو۔ درد خیر نصف کا تب ہو۔ دور ہو جاتا ہو اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ ؍ +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ١٨٩٦ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

مشاہرہ: خرچ خوراک سعہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ما عہ گرونول للعہ مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

—+—

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۵ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ ؎
ہندوستان و پنجاب معہ " ۲ ؎
غیر ممالک سے " ۲ ؎ ۵
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صر	عہ
چوتھائی کالم	سہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ـہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ؍ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و مینجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برلور ز چھپا۔